جناب غلام مصطفےٰ ظہیر
متعلّم جامعہ علومِ اثریہ

ربٰو (سود) کی حرمت

ربٰو کی لغوی تعریف

عربی زبان میں "ربٰو" زیادتی، بڑھوتری اور بلندی کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہا کرتے ہیں: "رَبَا الْمَالُ" یعنی "مال بڑھ گیا"۔

قرآنِ کریم میں ہے:

"فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ" (حٰمٓ السجدۃ: ۳۹)

"جب ہم اس (زمین) پر پانی نازل فرماتے ہیں تو وہ شاداب ہو جاتی اور پھولنے لگتی ہے"

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً" (الحاقّۃ: ۱۰)

"اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا سخت پکڑا"

نیز فرمایا:

"أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ" (النحل: ۹۲)

"تاکہ ایک جماعت دوسری جماعت سے (تعداد و مال میں) بڑھ جائے"

سورۃ المؤمنون میں ہے:

"وَآوَيْنَاهُمَآ إِلَىٰ رَبْوَةٍ" (آیت: ۵۰)

"ہم نے ان دونوں کو ایک بلند جگہ پر پناہ دی تھی"

اس زیادتی یا بڑھوتری کی پھر دو صورتیں ہیں ۔ یا تو خود ایک ہی چیز میں زیادتی، جیسے اوپر ذکر کردہ پہلی آیت میں "رَبَتْ" خود زمین کے متعلق وارد ہوا ہے ۔ یا ایک چیز کے

مقابلہ میں دوسری چیز کی زیادتی، جیسے تیسرے نمبر پر مذکور آیت میں ایک جماعت کے مقابلے میں دوسری جماعت کا بڑھنا بیان ہوا ــــ یا مثلاً ایک درہم کے مقابلہ میں دو درہم!

ربوٰ کی شرعی تعریف

یہ ہے کہ مال کا مال کے ساتھ تبادلہ کرتے وقت جو مال بغیر کسی عوض کے حاصل ہو، وہ ربوٰ ہے۔

ربو اور صدقہ ایک دوسرے کی ضد ہیں "ربوٰ" اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود مال میں زیادتی طلب کرنے کا نام ہے، جب کہ "صدقہ" اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے مال میں کمی کرنے کا نام ہے ــــ ہاں یہ الگ بات ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ یعنی سود میں جہاں ظاہرًا بڑھوتری ہوتی ہے اور حقیقتًا کمی واقع ہوتی ہے، وہاں صدقہ میں ظاہری طور پر کمی واقع ہوتی ہے لیکن حقیقتًا اس میں زیادتی ہوتی ہے ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ" (البقرۃ: ۲۷۶)

"اللہ تعالیٰ سود کو نابود (یعنی بے برکت) کرتا ہے اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے"

نیز فرمایا:

"وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا۠ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ"

(الرُّوم: ۳۹)

"اور جو سود تم دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی۔ اور جو زکوٰۃ تم دیتے ہو، کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتے ہو، تو (وہ موجب برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند سہ چند کرنے والے ہیں"

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

"ما نقص مال من صدقة"

"صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا"

ربوٰ کی اقسام

سود کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ربوٰ الفضل۔

۲۔ ربٰو النّسیئہ۔

"ربٰو الفضل" یہ ہے کہ مثلاً سو روپے دیئے جائیں اور ایک سو بیس روپے وصول کیے جائیں۔ یہی معاملہ اگر سونا یا دوسری تمام اجناس میں کیا جائے، تو یہ بھی سود ہوگا۔ پھر یہ بھی سود ہوگا کہ مذکورہ اشیاء میں سے کسی چیز کی ادائیگی فوری کی جائے، لیکن اس کا عوض ایک مدت بعد وصول کیا جائے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ ایک جنس کی سودی چیز وں کی خرید و فروخت برابر برابر اس طرح کی جائے کہ ہر دو کا تناسب برابر ہو، کوئی کم یا زیادہ نہ ہو، اور دونوں پر قبضہ بھی فوری طور پر ہو۔ ان میں سے کوئی شرط اگر نہیں پائی گئی تو یہ ربٰو ہوگا۔

"ربٰو النّسیئہ" کی صورت یہ ہے کہ قرض خواہ یا ادھار سودا کرنے والا معینہ مدت کے لیے ادھار لے، پھر جب مقررہ وقت آئے اور مقروض ادائیگی سے قاصر رہے تو ہر دو فریق باہمی رضامندی سے یہ طے کرلیں کہ قرض دار کچھ بڑھا کر قرض ادا کرے گا، اور جتنی مدت زیادہ ہوگی، اسی قدر ادائیگی بڑھتی جائے گی۔

حرمتِ سود

یہی وہ سود ہے، جس کا زمانۂ جاہلیت میں رواج تھا۔ قرآن مجید نے سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا اور انتہائی واضح لفظوں میں اس کی حرمت بیان فرمائی ہے — ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا — الآیۃ" (البقرۃ: ۲۷۵)

"اللہ تعالیٰ نے تجارت، کو تو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام!"

نیز فرمایا:

"اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ" (ایضاً)

"جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے پسٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو!"

سود کھانے کو اللہ تعالیٰ نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ کے مترادف قرار دیا ہے — فرمایا:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

—— الآیۃ؛ (البقرۃ: ۲۷۸-۲۷۹)

"ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے، چھوڑ دو —— اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ کہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ کرنے کے لیے (تیار ہوتے ہو)!"

قرضوں کا سود صرف دورِ جاہلیت میں منحصر نہ تھا، آج بھی سود کی یہ قسم عام ہے ––

ابوزہرہ لکھتے ہیں:

"سود کی اس نوع کی حرمت تمام انواع سے زیادہ ہے۔ قرآنِ مجید میں سودی لین دین کے متعلق جس قدر وعیدیں آئی ہیں، سب قرضوں کے سود سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ تمام کمپنیاں اور پارٹیاں جو سودی کاروبار کرتی ہیں، ان کا سارا نظام "ربٰوالنسیئہ" پر مبنی ہے" (بحوث فی الربٰو)

سنّت سے ربٰو کی تحریم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"دورِ جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیئے گئے ہیں —— سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں، وہ اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود ہے"

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سات مہلک گناہوں سے بچو (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ (۲) جادو کرنا (۳) کسی انسان کو ناحق قتل کرنا (۴) میدانِ جہاد سے فرار ہونا (۵) سود کھانا (۶) یتیم کا مال ناحق کھانا (۷) شریف، ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا"

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ جس قوم میں زنا اور سود رواج پا جائے، وہ قوم اللہ کے عذاب کی مستحق ٹھہرتی ہے۔ ابنِ ماجہ، بیہقی میں ہے کہ:

"عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الربٰو سبعون جزءا، ایسرھا ان ینکح الرجل امہ"

"حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے ستر حصے ہیں۔ ان میں سے کمترین یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی ماں سے صحبت کرے!"

اندازہ فرمایئے، یہ حرکتِ شنیعہ برائی اور بے حیائی کی انتہا ہے، جہاں سے سُود کی گویا ابتداء ہو رہی ہے ـــــ نیز حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں:

"لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربٰو وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم فیہ سواء" (صحیح مسلم)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے، اس کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا، یہ سب اس (گناہ) میں برابر کے شریک ہیں!"

ادیانِ سابقہ میں سود کی حرمت

تمام سابقہ ادیان، حتیٰ کہ یہودیت و عیسائیت میں بھی سود حرام تھا ـــــ تورات میں ہے:

"جب تو کسی قبیلے کو قرض دے، تو اس سے قرض لینے والوں کا سلوک نہ کر اور نہ اس مال سے نفع حاصل کر!" (آیۃ ۲۵، فصل ۲۲ بحوالہ فقہ السنۃ باب الربٰو)

جب کہ آیت ۲۵، فصل ۲۵ میں ہے کہ:

"جب تیرا بھائی محتاج ہو اور اس کو مال دے دے تو پھر اس سے نفع حاصل نہ کر!"

انجیل لوقا، فصل ۶، آیت ۳۴-۳۵ میں ہے:

"جب تم کسی ایسے شخص کو قرض دو، جس سے تم بدلے کی امید رکھتے ہو۔ تو اس میں تمہارا کون سا احسان معلوم ہوا؟ لیکن تم اچھائیاں کرو اور قرض کی امید رکھے بغیر قرض دیا کرو!"

ربٰو کو جائز قرار دینے والوں کا شبہ اور اس کا رد

تعجب ہے، اس کے باوجود بعض لوگ سود کو حلال قرار دیتے ہوئے قرآنِ مجید کی درج ذیل آیت سے استدلال کرتے ہیں:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ

تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ـــــــ !" (النّسآء :۲۹)

یعنی" ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ، اِلّا یہ کہ ایسی تجارت ہو جو تمہاری باہمی رضامندی سے ہو!"

لیکن آیت سے سود کی حلّت کا استدلال اس لیے غلط ہے کہ فریقین کی رضامندی کی شرط حلال چیزوں میں ہوا کرتی ہے، حرام چیزوں میں نہیں ـــــ قرآنِ مجید میں ہے:

"وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا!"

"اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے، اور سود کو حرام!"

تجارت تو ہے ہی حلال ـــــ لیکن سود جب سرے سے حرام ہے تو اس میں رضامندی کا سوال ہی باطل ہے ـــــ زنا، جوا اور اسی طرح سُود میں فریقین کی باہمی رضامندی انھیں جائز نہیں بنا سکتی!

الغرض سود کی دونوں قسموں کا مرتکب یکساں طور پر گناہگار، فاسق اور مرتکبِ حرام ہے البتہ ربٰو النسیئہ کا گناہ بھاری ہوگا اور اس کا جرم بھی زیادہ سخت ہوگا!

سود کا یہی طریقہ آج دنیا بھر کے بینکوں میں رائج ہے اور افسوس کہ مسلمان بھی اس جرم میں بُری طرح ملوّث ہے۔ حالانکہ اب وہ موجودہ زمانے کے بینکنگ کے کاروبار سے بڑی حد تک آگاہ ہو چکا ہے اور یہ جان گیا ہے کہ اس سسٹم کو یہودیوں نے سب سے پہلے شروع کیا، پھر اسی کے نتیجہ میں از اول تا آخر سود کا رواج ہوا۔ ان لوگوں کی سازش یہ ہے کہ سرمایہ کی گردش کو روک کر اسے چند ہاتھوں میں سمیٹ دیا جائے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو بڑی بڑی کمپنیوں، ان کے حصص اور بڑے بڑے بینکوں کے مالک ہیں۔ ان کے مالک بھی زیادہ تر یہودی ہیں، جو غیر اسرائیلیوں سے سود کھانا مباح سمجھتے ہیں۔ الحمدللہ، علمائے کرام کی کوششوں سے عام مسلمانوں کے اندر اس بیداری اور آگاہی کا نتیجہ یہ ہے کہ مختلف ملکوں میں ایسے اسلامی بینک قائم کیے جا رہے ہیں، جہاں سود کا لین دین مطلق نہیں ہوتا، بلکہ ان کے خرید و فروخت، شرکت اور قرض وغیرہ کے تمام معاملات جائز ذرائع سے طے پاتے ہیں۔

لیکن افسوس ملکِ عزیز میں ایسے جاہل لوگ آج بھی سودی کاروبار کی وکالت کر رہے ہیں۔ جو شریعتِ اسلامیہ سے قطعی نابلد اور اس کے آسان دستور اور اصولوں کو نہیں جانتے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں سودی نظام کے بغیر کوئی اقتصادی نظام پنپ